ڈاکٹر قاری فیوض الرحمٰن

میری علمی اور مطالعاتی زندگی

مجھ پر اللہ تعالیٰ کے عظیم احسانات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مجھے بچپن ہی میں ایسے علمائے دین کی صحبت میں بیٹھنے اور استفادہ کرنے کا موقع ملا ہے جو اپنے وقت کے آفتاب و ماہتاب تھے۔ ان میں شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ سرِفہرست ہیں، ان کے درسِ قرآن میں بھی شرکت کی سعادت ملتی رہی اور خطبۂ جمعہ میں بھی، ان کے رسائل بھی پڑھے اور "خدام الدین" بھی۔ ان کی تقریر بھی اُن کی تحریر کی طرح عام فہم اور دل میں اُترنے والی ہوتی تھی۔ ان کی "مجلسِ ذکر" بھی بڑی ہی اکسیر تھی، اس میں ذکرِ الٰہی کی برکت سے دلوں میں نور اور آنکھوں میں سرور پیدا ہوتا تھا۔

جن خطباء کی تقریروں نے بے حد متاثر کیا اُن میں امیرِ شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ، قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، علامہ علاؤالدین صدیقیؒ، مولانا احتشام الحق تھانویؒ، مولانا داؤد غزنویؒ، شورش کاشمیریؒ اور مولانا محمد اجمل خان خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ امیرِ شریعتؒ کی صرف تین ہی تقریریں سُنی تھیں جن کا نقش دل پر اب بھی قائم ہے۔

جن صوفیاء کرام سے متاثر ہُوا ان میں مُرشدی حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری رحمہ اللہ، شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ، حضرت مولانا محمد رسول خان ہزارویؒ، شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ اور مولانا مفتی بشیر احمد پسروریؒ کے نام آتے ہیں۔

جن علمائے دین کی علمی تقریروں، تحریروں نے متاثر کیا اُن میں علامہ شمس الحق افغانیؒ، مولانا مفتی محمد حسن امرتسریؒ، مولانا محمد یوسف بنوریؒ، مولانا سید گل بادشاہؒ، شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ، مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ شامل ہیں۔

جن علمائے دین کی تصانیف نے بہت ہی متاثر کیا اُن میں مولانا اشرف علی تھانویؒ، مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ، مولانا محمد منظور نعمانی، مولانا مفتی محمد شفیعؒ، علامہ سید سلیمان ندویؒ، مولانا مناظر احسن گیلانیؒ، مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ، اور خصوصاً عربی زبان میں مولانا محمد یوسف بنوریؒ، علامہ ظفر احمد عثمانیؒ، شیخ عبدالعزیز بن باز، الشیخ محمد صالح العثیمین، الشیخ محمد علی الصابونی، الشیخ علی الطنطاوی، شیخ یوسف القرضاوی اور عبدالفتاح ابوغدہ کے

نام آتے ہیں۔

جن اساتذۂ کرام نے متاثر کیا ان میں برادر مکرم مولانا قاری محمد عارف صاحب ایم اے، مولانا قاری فضل کریم صاحبؒ، علامہ نور الحسن خانؒ، ڈاکٹر ظہور احمد اظہر، مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب، مولانا حبیب الرحمن ہزاروی، مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ اور استاذ الاساتذہ مولانا محمد رسول خان ہزارویؒ بہت نمایاں ہیں۔

درسِ نظامی کے موجودہ نصاب میں صرف و نحو کی بعض اچھی کتابوں کا اضافہ مناسب ہوگا، خصوصاً جو کتابیں بلادِ عربیہ میں پڑھائی جاتی ہیں۔ علم ادب میں بھی مولانا ابوالحسن علی ندوی کی کتابیں قصص النبیین وغیرہ مفید ثابت ہوں گی۔ اس میں طلبہ کو خوب محنت کرائی جائے تاکہ تقریر و تحریر میں دقت نہ ہو۔ منطق حکمت و فلسفہ سے متعلق کتب کے بجائے اگر عصری جامعات میں پڑھائی جانے والی کتب شامل کر دی جائیں تو اس کا فائدہ عام ہوگا۔

اسی طرح معاشیات اسلام کا ایک اہم شعبہ ہے، درسِ نظامی میں اس پر مفید کتب ضرور شامل کرنی چاہئیں اس کا فائدہ بھی عام ہوگا۔

تاریخ پر اچھی کتب ندوۃ المصنفین نے بھی شائع کی ہیں اُن کا مطالعہ و اضافہ بھی اچھا ہوگا۔

علم تفسیر و حدیث ہی کی خاطر یہ سارا نصاب پڑھایا جاتا ہے، قرآن پاک کی کوئی بھی مکمل تفسیر ضرور پڑھائی جانی چاہیئے، اسی طرح حدیث بھی مزید تحقیق سے پڑھائی جانی چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں سلامتِ فکر کے ساتھ خدمت دین کی توفیق بخشیں۔ آمین۔

بقیہ۔ اکابر علماء دیوبند

"کون جاہل اس میں شک کرتا ہے بے شک وہ شہید ہوئے۔"

(الجمعیۃ دہلی شیخ الاسلام نمبر ص ۱۴۴)

آپ پر اسی زمانے میں بریلی میں قاتلانہ حملہ ہوا اور سخت ذہنی اذیت پہنچائی گئی مگر آپ نے مندرجہ ذیل بیان جاری فرمایا:۔

" میں اپنی طرف سے سب کو معاف کرتا ہوں مجھے کسی سے کوئی شکایت نہیں اور آخر میں یہ شعر لکھا ؎

مرا د ما نصیحت بود کردیم
حوالت با خدا کردیم و رفتیم

(باقی ص ۱۵ پر)